19

روزے روحانی زہروں کو دُور کرتے اور خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں

(فرمودہ یکم جولائی 1949ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ دنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے اور یہ اشغال اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ ان دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں۔ ایک انسان دو تین گھنٹہ تک مختلف دینی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ پھر نماز کا وقت آ جاتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کو یاد کر لیتا ہے اور اس سے پچھلا زنگ دُور ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ اَور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے دوسری نماز کا موقع ملتا ہے اور اس سے اس کا وہ زنگ بھی دُور ہو جاتا ہے۔ غرض پانچوں نمازیں اُس کے دن بھر کے زنگ کو دُور کر دیتی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے

جمع شدہ زنگ کو رمضان کا مہینہ دور کرتا ہے۔

دنیا میں مختلف قسم کے زہر ہوتے ہیں۔ بعض زہروں سے کچھ حصہ جسم سے خارج ہوتا ہے اور کچھ حصہ جسم کے اندر باقی رہتا ہے۔ وہ انسان کی صحت میں حارج نہیں ہوتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ طبیب سمجھتا ہے کہ اس کا نکالنا ضروری ہے۔ روزانہ نمازوں سے جو زہر دور ہوتے ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے انسان روزانہ کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے تو ان کے مفید اجزاء خون کی شکل میں بدل جاتے ہیں اور زہریلے مادے پسینہ اور پاخانہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح اس کی صحت برقرار رہتی ہے۔ یہ زہریلے مادے اگر خارج نہ ہوں تو ڈاکٹر مُلَیِّن 1 پسینہ آور اور پیشاب آور دوائیں دیتے ہیں اور اس طرح وہ زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں اور روح کو گندہ کرتے رہتے ہیں نمازیں باہر نکالتی رہتی ہیں۔ لیکن ان زہروں کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مخفی رہتا ہے اور جسم کے اندر آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے لیکن ہوتے ہوتے وہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ ہمارا روحانی طبیب یعنی خدا تعالیٰ ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے۔ غرض جیسے چند گھنٹوں کے زہر کو دُور کرنے کے لیے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لیے سال میں رمضان کا ایک مہینہ رکھا گیا ہے جیسے پرانے زمانہ میں اطباء کا یہ طریق تھا کہ وہ امراء کو سال میں ایک مہینہ صرف مَاءُ الْجُبن دیتے تھے اس کے علاوہ کوئی غذا نہیں دیتے تھے۔ اس کے بعد وہ یہ سمجھتے تھے کہ سال بھر کے زہر نکل گئے اور اب مریض ایک نئی زندگی لے کر کام کرے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ایک علاج روزانہ پیدا ہونے والے زہروں کے لیے رکھا ہے اور ایک علاج سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لیے رکھا ہے۔ یعنی ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں دور کرنے کے لیے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھ دی ہیں اور سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لیے رمضان کا مہینہ رکھا گیا ہے۔

دنیا میں انسان پر جو ابتلا آتے ہیں وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلا وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایک ابتلا وہ ہوتا ہے جو بندہ اپنے لیے خود پیدا کر لیتا ہے۔ ان

ابتلاؤں سے خدا تعالیٰ کی غرض انسان کو روحانی گندوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں قسم کے ابتلا انسان پر آتے ہیں۔ ایک ابتلا مومن اپنے لیے خود تلاش کرتا ہے۔ مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ نماز کے لیے اُٹھتا ہے، ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے اسے غسل بھی کرنا پڑتا ہے یہ بھی ایک قسم کا ابتلا ہے جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے۔ اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلا لاتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنا ابتلا چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق بھی خدا تعالیٰ نے یہی اصول مقرر فرمایا ہے۔ بندہ جب خود ابتلا لے آتا ہے یعنی وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے تو اُس وقت خدا تعالیٰ اُسے روزے معاف کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ بعد میں روزے رکھ لینا۔ لیکن ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دُور کرنے کے لیے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر زہر زیادہ ہو جائیں تو وہ اس کے لیے ہلاکت کا موجب ہوں گے۔ جو شخص سال بھر میں رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آ جائیں اُس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے تو اُس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا جو اُس کے لیے یقیناً مُہلک ثابت ہوگا اور اس کے اندر ایسی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائے گی کہ اگر خدا تعالیٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اسے نہیں پہچان سکے گا۔ جیسے کسی شخص کی آنکھیں ماری جائیں تو وہ اپنے عزیزوں کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں نہیں پہچان سکتا۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں حالانکہ اس سے زیادہ بے وقوفی اَور کوئی نہیں۔ جو شخص ڈاکٹر کے فصد کھولنے پر یہ خیال کرے کہ اُس نے خون دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا ڈاکٹر اُسے جلاب دے اور وہ خیال کرے کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا وہ اسے کونین کھلائے اور وہ خیال کرے کہ اس نے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ اُس سے زیادہ احمق اَور کون ہوگا۔ علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہو وہ بہرحال معالج کا مریض پر احسان ہے۔ اِسی طرح نماز کے لیے خواہ ہمیں سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے۔ کیونکہ اِس سے روحانی زہروں کو دور کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ اِسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ پر

احسان نہیں کرتا بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اُس نے اسے روحانی گندوں کے دور کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ کیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے؟ جب کسی شخص کا جگر خراب ہو جاتا ہے یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں تو ڈاکٹر اسے آٹھ آٹھ، دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں لیکن کوئی شخص نہیں کہتا کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے۔ بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اُس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے۔ اگر اُسے فاقہ نہ دیا جاتا تو اُس کی بیس بائیس سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی۔ اِسی طرح رمضان کے روزے ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا تو اُس کی روحانیت مر جائے گی اور اس کے نتائج ظاہر ہی ہیں۔ اِس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے اصل اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے۔ اگر وہ برباد ہوگئی تو کیا فائدہ؟ پس اِس مہینہ کی قدر کرنی چاہیے اور اِن دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیے۔ جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے اُتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے جو اندر ہی اندر جمع ہو کر ہماری روحانی زندگی کو ختم کر دیتے ہیں''۔ (الفضل 11 /اپریل 1957ء)

1 : مُلَیِّن: قبض کشا دوا (اقرب الموارد الجزء الثانی صفحہ 1177۔ زیر لفظ ''لین'' مطبوعہ ایران 1403ھ)